دکتور زین بن محمد بن حسین عیدروس
ترجمہ: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

درود شریف اور عطریات
اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دکتور زین بن محمد بن حسین عیدروس کی درود شریف اور عطریات جیسے قدرے منفرد موضوع پر مختصر کتاب کا ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری کے قلم سے ترجمہ ان سطور میں پیش کیا جا رہا ہے۔ ادارہ

تمام حمد و شکر اللہ تعالیٰ کے لیے جو عالمین کا رب ہے۔ میں سب سے عظیم ترین کامل و اکمل ترین سب سے اعلیٰ و اشرف نمو پذیر اور بابرکت حمدیہ کلمات کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کرتا ہوں اور یہ کہ اس ذات نے اپنی ساری مخلوقات میں سے اپنے سب سے پیارے حبیب اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب فرمایا۔ جو طیب و مطیب اور طاہر ہیں، جن کے حسین ذکر سے مجالس مہکنے لگتی ہیں، جن کی گفت گو سے فضا معطر ہو جاتی ہے۔

اے اللہ بزرگ و برتر! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جو خود بھی پاکیزہ ہیں اور دوسروں کو بھی پاکیزہ بنانے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ درود و سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر اور آپ کے ان اصحاب پر جن کے دل اپنے حبیب کے ذکر سے تازہ اور معطر رہتے تھے اور جو آپ کی حیات طیبہ کو محبت اور شوق سے دیکھ کر لذت و سرور حاصل کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو اور ان کو راضی رکھے کہ انہوں نے دنیا عزت اور آخرت کا شرف حاصل کر لیا۔

حمد و صلوۃ کے بعد: مسلمانوں کی یہ عادت ہے کہ جب وہ دینی مجالس و تقریبات میں ایک

دوسرے کو عطریات یا خوش بو کا ہدیہ پیش کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو اب اور یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس بات کی کوئی شرعی دلیل ہے؟

اس سوال کا جواب لکھتے ہوئے میں نے ایک مختصر مضمون لکھا جس میں اس کے جائز اور مشروع ہونے کے دلائل ذکر کر دیے تھے، اگر نیت میں خلوص ہو تو اس کے مستحب ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ قوی امید ہے کہ اس مضمون کی اشاعت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر درود و سلام کو بھیجنے دائرہ وسیع ہوگا۔ ہم سب حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت میں داخل ہوں گے۔ ہمارے اوقات میں برکت ہوگی وہ معطر اور خوش بودار ہوں گے۔ اور اس کام کے لیے جو کاغذ بھی استعمال ہوگا وہ بھی مزین ہوگا، میں یہاں ایک بڑے عالم دین ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن مانع حمیری کے دو اشعار پیش کروں گا:

لطیف الذوق صاع الحب معنی
و عاری الذوق صاغ الحب منعا
وکل فی محبته بذوق
سوی المحروم ذاق الشهد لسعا

ذوق لطیف کا حامل معنوی محبت کے رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ جب کہ ذوق سے عاری انسان محبت کے رنگ سے خالی ہو جاتا ہے، ہر شخص اپنے اپنے ذوق کے مطابق محبت کرتا ہے سوائے اس کے جو محروم ہے اور جو شہد کو ڈنگ سمجھتا ہے۔

مبحث اول

خوش بو یات کا تحفہ دینے اور قبول کرتے وقت درود شریف پڑھنے کے دلائل

الحمد للہ اہل سنت والجماعت ہر دور میں اور دنیا کے ہر علاقے میں اپنی زندگی کے تمام معاملات میں نبی محترم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج اور آپ کی سنتوں اور آثار کی اقتدا و اتباع کرتے ہیں اور یہی بات ان کو اپنے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مربوط کیے رکھتی ہے اور وہ اپنی حرکات و

سکنات، عادت وعبادات، سفر وحضر میں ذکر الٰہی اور ذکر نبی سے غافل نہیں رہتے۔ اسی لیے صاحبان توفیق یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ ہماری عبادات کو، ہماری عادات کو، ہمارے افعال واعمال کو، ہمارے اقوال وکلام کو، ہماری حسن نیت کو مخلص اور با مقصد بنادے ان اچھے اور حسن مقاصد میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ جس وقت لوگ ایک دوسرے کو عطریات اور خوش بویات کا ہدیہ اور تحفہ پیش کرتے ہیں، اور اپنی مجالس ومحافل کو عود وخوش بو سے آراستہ وپیراستہ کرتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اور دیگر حاضرین کی توجہ بھی اس جانب مبذول کراتے ہیں کہ وہ بھی خوش بوؤں سے معطر حبیب پر درود بھیجیں۔

خوش بویات وعطریات پیش کرتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کے دلائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔

۱۔ سنت مبارکہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ مجالس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود بھیجا جائے تاکہ ان مجالس کی زینت دوبالا ہوسکے، اور شرکا پر غفلت کا پردہ نہ پڑسکے یہی وجہ ہے کہ مجالس ومحافل کے شرکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی مجالس ومحافل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں اور آپ پر درود بھیجتے ہیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

زینوا مجالسکم بالصلاۃ علی صلاتکم فان صلاتکم علی نورلکم یوم القیامۃ(۱)

اپنی مجالس کو میرے اوپر درود بھیج کر مزین کرلیا کرو کیوں کہ تمہارا میرے اوپر درود بھیجنا قیامت کے دن تمہارے لیے نور ہوگا۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ما جلس قوم مجلسا لم یذکر اللہ تعالیٰ فیہ ولم یصلوا علی نبیھم فیہ الا کان علیھم ترۃ فان شاء عذبھم وان شاء غفر لھم (۲)

جب کوئی قوم کوئی مجلس منعقد کرتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی ہے اور نہ اپنے

نبی پر درود بھیجتی ہے تو یہ چیز اس کے لیے حسرت وندامت کا باعث بن جاتی ہے اب یہ اللہ کی مشیت پر موقوف ہے چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اس کی مغفرت کر دے۔

نیز یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا در حقیقت اللہ ہی کا ذکر کرنا ہے۔

علامہ حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے والے کا شمار ان مردوں اور عورتوں میں ہوتا ہے جو اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کرتا اس کا شمار غافلوں میں ہوتا ہے۔(۳)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب کوئی قوم کسی مجلس میں جمع ہوتی ہے اور پھر وہاں سے اٹھ جاتی ہے اور اٹھتے وقت نہ اللہ کا ذکر کرتی ہے اور نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی ہے تو اس کی یہ مجلس قیامت کے روز اس کے لیے باعث حسرت وندامت ہوگی۔ کیوں کہ اس نے اپنی اصل پونجی ضائع کر دی اور اپنے نفع کو کھو دیا۔(۴)

اس حدیث میں اور اس سے پہلے جو بیان ہونے والی حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ذکر خداوندی اور ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور نبی پر درود بھیجنا مجلس کی پاکیزگی اور اس کے معطر ہونے کا باعث ہے۔

۲۔جس کام کے لیے نص شریعت میں عمومی انداز میں ترغیب سے کام لیا گیا ہے اس کے جواز کے لیے الگ سے دلیل و برہان طلب نہیں کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا O (۵)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا (۶)

جو کوئی میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

ان نصوص کے ہوتے ہوئے کوئی شخص خوش بو یا عطریات کا ہدیہ دیتے یا قبول کرتے ہوئے درود بھیجنے کو منع کرتا ہے یا پڑھنے والے سے دلیل کا مطالبہ کرتا ہے تو یہ نامناسب بات ہے۔

اگر دلیل مطلوب ہی ہے تو وہ پھر اس موقع پر درود پڑھنے سے منع کرنے والے سے طلب کی جانی چاہیے۔

اس کی بعض تفصیلات یہ ہیں۔

شریعت اسلامیہ کی نصوص یعنی آیات قرآنی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آثار صحابہ یہ ترغیب دیتی ہیں اور عام مخلوق کو حکم دیتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے یہ مطالبہ ہر حالت ہر وقت اور ہر مقام کو شامل ہے۔ سوائے اس کے کہ کوئی ایسی نص موجود ہو جو کسی خاص ذکر کو کسی خاص موقع کے ساتھ مختص کر رہی ہو۔

ایسی صورت میں اسے ان عبادات کے لیے خاص رکھا جائے گا، جن کی صورت مقرر کر دی گئی ہے۔ جیسے اذان اور اقامت وغیرہ۔

مخصوص ہیئات کے علاوہ دوسرے مقامات اور مواقع پر اگر کوئی بھی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے، قرآن مجید کا حکم، صلو تمام افراد و اشخاص کے لیے عام ہے۔ لہٰذا یہ حکم تمام حالات، تمام مقامات اور اوقات کو مستلزم ہوگا نیز یہ حکم اس عورت یا مرد کے لیے عام ہوگا جو اجتماعی یا انفرادی طور پر درود بھیجیں کسی کو کسی تشویش میں مبتلا کیے بغیر بلند آواز سے پڑھیں یا آہستہ پڑھیں کھڑے ہو کر پڑھیں یا بیٹھ کر پڑھیں سب جائز ہوگا:

صلو علی خیر الانام محمد
ان الصلاۃ علیہ نور یعقد
من کان صلی قائما یغفر لہ
قبل العقود و للمثا تجدد
و کذاک ان صلی اللہ علیہ قاعدا
لیغفر لہ قبل الصیام و یرشد(۷)

اس کے لیے الگ سے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔ شریعت اسلامی کے اس اہم اصول اور ضابطے کو جمہور علمائے اصولیین تسلیم کرتے ہیں، علامہ عطار رحمۃ اللہ علیہ ''جمع الجوامع'' پر اپنے حواشی میں لکھتے ہیں: افراد کے لیے عمومی حکم تمام احوال تمام اوقات اور تمام مقامات کے لیے عام ہے کسی شخص کو اس سے بے نیازی اور مفر نہیں جیسے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

فاجلدوا کل واحد منھما مأۃ جلدۃ (۸)

ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو۔

یہ حکم سب کے لیے ہے خواہ کوئی بھی احوال ہوں کوئی بھی جگہ ہو اس کے عموم سے صرف شادی شدہ کو الگ کیا جائے گا جس کے لیے الگ حکم ہے کہ اسے رجم کیا جائے۔ (۹)

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مسئلہ کہ کیا عام اشخاص کے لیے شریعت اسلامیہ کا کوئی حکم کیا تمام احوال، اوقات و مقامات کے لیے عام ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلے میں اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اس مسئلے میں علمائے متاخرین نے یہ بحث اٹھائی ہے جب کہ ایسا نہیں ہے، بل کہ علمائے متقدین کے ہاں بھی یہ بحث ملتی ہے، جن حضرات نے اس مسئلے پر صراحتاً لکھا ہے اس میں ایک اہم نام امام ابو المظفر کا بھی ہے موصوف نے استصحاب حال کے مسئلے میں قطعی گفت گو کے ذیل میں ارشاد فرمایا ہے کہ لفظ عموم اپنی اصل وضع کے لحاظ سے تمام اشخاص کے لیے ہے اور تمام اوقات کے لیے ہے۔ جہاں جہاں کوئی شخص پایا جائے گا اس پر یہ حکم لاگو ہوگا۔ اسی طرح امام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ''المحصول'' کی ''کتاب القیاس'' میں ایک سوال کے جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جب کوئی حکم تمام قیاسوں میں ہو تو وہ یقینی طور پر تمام اوقات کے لیے عام ہوگا ورنہ تمام قیاسوں پر منطبق ہونے میں قباحت لازم آئے گی۔ (۱۰)

علامہ عبداللہ صدیق غماری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کو ایک ضدی بدعتی بدعت کہتا ہے لیکن یہ خیال بہت برا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۝ مطلق ہے جو ہر اس وقت کے لیے ہے جب بھی درود شریف پڑھا جائے گا الا یہ کہ کسی خاص وقت کے لیے کوئی ممانعت ہوتی جب کہ ایسی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا (۱۱)

یہ حکم عام ہے اور تمام اوقات کو شامل ہے اسی طرح بہت سی احادیث ہیں جو عموم کا فائدہ دیتی ہیں۔علمائے اصولیین کے ہاں یہ اصول تسلیم شدہ ہے کہ عام حکم پر اس کی تمام جزئیات پر عمل کیا جائے گا لہٰذا فرض نماز کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اسی حدیث اور اس جیسی کئی احادیث سے جائز ہے اس کے بدعت ہونے کا دعویٰ کرنا اصول سے لاعلمی ہے، ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ بعض مخصوص اوقات میں درود بھیجنے پر بہ طور خاص ابھارا گیا ہے، جیسے اذان کے بعد، مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت، اس سے قطعاً یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے علاوہ دیگر اوقات میں درود بھیجنا غلط ہے۔ کیوں کہ عام کے بعض افراد کو خاص کر لینے سے عام کی تخصیص نہیں کی جاسکتی۔(۱۲)

قاضی ابوبکر ابن سیرین نے کیا عمدہ بات اپنے اشعار میں کی ہے:

الا یا محب المصطفی زد مبایة
وضمخ لسان الذکر منک بطیبه
ولا تعابن بالمبلطین فانما
علامة حب اللہ حب حبیبه(۱۳)

اے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے، سوزش عشق کو از خود زیادہ کر لے۔ اور ان کی خوش بو سے ذکر کی زبان کو تازہ کر لے اس عمل کو باطل کہنے والوں کی باتوں سے تھکان و سستی کا شکار مت ہو اور یاد رکھ کہ اللہ سے محبت کی دلیل اس کے حبیب سے محبت ہے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش بو بہت پسند تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حبب الی من الدنیا النساء، والطیب وجعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ۔(۱۴)

میرے لیے عورتیں اور خوش بوؤں محبوب بنادی گئی ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش بو پسند فرماتے اور خوش بوؤں کا استعمال کرتے تھے اور اپنی امت کے لوگوں کو بھی خوش بو کے استعمال کی ترغیب دیتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

ما شممت رائحة قطّ مسكة ولا عنبرة أطيب من رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم (۱۵)

میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے پھوٹنے والی خوش بو سے بہتر کوئی مشک وعنبر نیز کوئی دوسری خوش بو نہیں سونگھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كنا نعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقبل بطيب ريحه (۱۶)

ہم آپ کی خوش بو سے جان لیتے تھے یہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كان في خصال لم يكن في طريق فيسلكة احدالا عرف انه يسلكه من طيب عرقه (۱۷)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ کوئی بھی آپ کے پیچھے جاتا تو اسے اس راستہ کا علم ہو جاتا تھا جس سے آپ گزرے ہوئے تھے۔ اس خوش بو کی وجہ سے جو آپ کے جسد انور اور آپ کے پسینے سے نکلتی تھی۔

ایک اور حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم فقال عندنا فعرق وجاء ت امي بقارورة فجعلت تسلت العرق فيها فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا ام سليم ما هذا الذي تصنعين قالت هذا عرقك نجلعه في طيبنا و هو من اطيب الطيب (۱۸)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، جب آپ کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس کو پونچھ کر اس میں جمع کرنے لگیں، اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی آپ نے پوچھا کہ اے ام سلیم تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا میں آپ کے پسینے کو جمع کر رہی ہوں تا کہ ہم خوش بو کے طور پر استعمال کریں کیوں کہ یہ سب خوش بوؤں میں سب سے زیادہ لطیف خوش

بو ہے۔
کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

فلو ان رکبا یمموک لقادھم
نسیمک حتی یستدل به الرکب(۱۹)

اگر سوار آپ کا قصد کرتے تو آپ کی خوش بو ان کی رہ نمائی کرتی تھی اور وہ اسی خوش بو کی وجہ سے آپ تک پہنچ جاتے تھے۔
ایک دوسرا شاعر کہتا ہے:

یروح علی غیر الطریق التی غدا
علیها فلا ینهی علاہ نهاته
تنفسه فی الوقت أنفاس عطره
فمن طیبه طابت له طرقاته
تروح له الارواح حیث تنسمت
لها سحرا من حبه نسماته(۲۰)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو اس راستے سے نہیں جاتے تھے جس راستے سے صبح گئے ہوئے تھے اس راستہ کا بالائی حصہ اس کے آخری حصے کو مہکنے سے نہیں روکتا تھا جس وقت آپ سانس لیتے اور سانس باہر نکالتے تھے آپ کے جسد اطہر سے پھیلنے والی خوش بوؤں سے روحوں کو سکون ملتا تھا اور آپ کی خوش بو آپ کی محبت میں جادو جیسا اثر پیدا کر دیتی تھی۔

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش بو تھے جو اس نے اس دنیا میں پھونک دی تھی آپ کی وجہ سے یہ کائنات معطر ہوگئی تھی اور اس کا مرتبہ بلند ہوگیا آپ کے وجود مسعود نے دلوں کو وہ غذا بخشی کہ وہ خوشی سے جھومنے لگے روحوں کو آپ کی خوش بو پہنچی اور وہ خود کو تر و تازہ محسوس کرنے لگیں۔(۲۱)

کئی علمائے سیرت نگاران رسول نے لکھا ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم گرامی طیب بھی ہے، آپ کے طیب ہونے کی تائید حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ جس میں وہ بیان فرماتی ہیں:

خرج علی خراج من عنقی، أی ورمت فتخوفت منه فاخبرت به عائشة فقالت سلی النبی صلی اللہ عیله وسلم قال: فسألته فقال ضعی یدک علیه ثم قولی ثلاث مرات بسم اللہ اللهم اذهب عنی شرما اجد بدعوۃ نبیک الطیب المبارک المکین عندک بسم اللہ قالت ففعلت فانخمص (۲۲)

میری گردن پر ایک پھوڑا نکل آیا اس میں کافی ورم تھا مجھے اس سے بڑا ڈر محسوس ہوا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں بتادیا تو انہوں نے کہا کہ اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو، چناں چہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اپنا ہاتھ اس پھوڑے پر رکھو اور تین مرتبہ یہ پڑھو۔

بسم اللہ اللهم اذهب عنی شرما اجد بدعوۃ نبیک الطیب المبارک المکین عندک بسم اللہ

اللہ کے نام سے اے اللہ جو تکلیف میں برداشت کر رہی ہوں اپنے طیب مبارک تیرے مقرب نبی کی دعا سے اس (تکلیف) برائی کو مجھ سے دور فرمادے اللہ کے نام سے۔

وہ فرماتی ہیں کہ میں نے یہی عمل کیا اور وہ پھوڑا ختم ہو گیا اور ورم بھی جاتا رہا۔

خوش بو دیکھتے ہی ہمیں اپنے سردار اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آجاتی ہے۔ خوش بو ہمیں ہمارے خوش بوؤں والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دلا دیتی ہے۔ یہ مشاکلہ کی نوعیت کی چیز ہے اور مشاکلہ اہل عرب کے ہاں مشہور و معروف صنف سخن رہا ہے۔

حضرت امیر صنعانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی کوئی انہیں خوش بو کا ہدیہ پیش کرتا تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ درود بھیجا کرتے تھے۔ جب ایک مرتبہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا اس حوالے سے کوئی حدیث وارد ہوئی ہے تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

یقولون هل عند الطیب یذکر احمد
فهل عندکم من سنة فیه تؤثر
فقلت لهم لا انما لطیب احمد
فأذکرہ والشیٔ بالشیٔ یذکر

لوگ پوچھتے ہیں کہ خوش بو لیتے وقت تم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیوں کرتے ہو کیا تمہارے پاس اس بارے میں سنت شریفہ سے کوئی دلیل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سراپا خوش بو ہیں۔ اور ہر چیز کو اس کی اصل سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔

(رسالے کے مولف کہتے ہیں) مجھے میرے شیخ علامہ سید سالم بن عبداللہ شاطری نے یہ شعر سنایا

ذکرت ریح حبیبی

بذکر راح تعطر

ولیس ذا بغریب

فالشئ بالشئ یذکر

مجھے میرے حبیب کی خوش بو یاد آ گئی جب عطر کی خوش بو کا تذکرہ ہوا اور یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے، کیوں کہ ایک چیز سے دوسری چیز کی یاد آ ہی جاتی ہے

عربی زبان میں علم بدیع کی ایک قسم مشاکلہ بھی ہے۔ اس کی اہمیت وافادیت کی وجہ مختصراً ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتی ہے۔

مشاکلہ یہ ہے کہ ایک چیز کا ذکر دوسرے لفظ سے اس لیے کیا جائے کہ وہ لفظ اس کے ساتھ ہی رہتا ہے۔ یعنی علام میں اس کی قربت کے لیے رہے۔ (۲۳)

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت پہلے مجھ سے مشاکلہ کے بارے میں پوچھا گیا تھا کہ اس کا علم بدیع سے کیا تعلق ہے؟ میں نے اس وقت اس کا جواب یہ دیا تھا کہ بعض متاخرین اہل بلاغت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مشاکلہ حقیقت اور مجاز کے درمیان واسطے کی ایک قسم ہے، لیکن مشاکلہ کی حقیقت یہ نہیں ہے، کیوں کہ مشاکلہ کہتے ہیں لفظ کو اس معنی میں استعمال کرنا جس میں وہ واضح نہ ہو اور معتبر تعلق نہ ہونے کی وجہ سے وہ مجاز بھی نہ ہو۔ لیکن درست بات یہ ہے کہ وہ قطعی طور پر مجاز ہے اس کے درمیان تعلق ویسا ہی ہوتا ہے جو تعلق قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات میں استعمال ہونے والے ایک جیسے الفاظ کے درمیان ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا (۲۴)

اور برائی کا بدلہ اسی برائی کی مثل ہوتا ہے

دوسری جگہ ارشاد ہے:

فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ (۲۵)

تم بھی اس پر زیادتی کرو مگر اس قدر جتنی اس نے تم پر کی ہے۔

ان دونوں آیات میں لفظ ''سیئۃ'' اور ''اعتدیٰ'' شکل میں ایک ہیں اور ان میں صوری مشابہت پائی جاتی ہے جب کہ دونوں کے معنی میں فرق ہے جسے انسان اور فرس میں بعض صفات میں مشابہت پائی جاتی ہے (۲۶)

مشاکلہ لفظیہ یہ ہے کہ متکلم اپنے کلام میں دونوں مقامات پر مشترک اسما استعمال کرے، لیکن دونوں کا مفہوم الگ الگ ہو اس کی مثال میں ابو سعید المخزومی کا یہ شعر پیش کیا جا سکتا ہے:

حدق	الآجال	آجال
والهواء	للمرء	قتال

اس شعر میں پہلا لفظ آجال اجل ہے (بکسر الالف) کی جمع ہے اس کے معنی ہیں نیل گائے کا ریوڑ۔ جب کہ دوسرا لفظ آجال عمر کے اختتام کے معنی میں ہے۔ دونوں میں مشاکلت لفظ اور خط میں ہے۔ (۲۷)

جب ایک شخص دوسرے کو خوش بو کا تحفہ پیش کرتا ہے تو گویا خوش بو دینے والا کہتا ہے کہ یہ خوش بو ہے لہٰذا خوش بو والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو۔ اس نے جب خوش بو کا ذکر کیا تو جو سراپا خوش بو ہیں ان کی یاد آ گئی اور وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے خوش بو اور تعطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشین ہے سنت طیبہ میں اس بات کی ترغیب دی گئی ہے کہ جس وقت ہمارے آقا کا ذکر کیا جائے تو آپ پر درود بھیجا جائے۔ چناں چہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من ذكرني فليصل علي و من صلى علي صلاة واحدة صلى الله عليه عشرا (۲۸)

جس نے میرا ذکر کیا اور پھر مجھ پر درود بھیجا پھر جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس بار رحمت بھیجے گا۔

حدیث مبارکہ میں مشاکلہ کی جو مثالیں ملتی ہیں اور جن کی علمائے کرام نے نشان دہی کی ہے اس میں ایک مثال وہ حدیث بھی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے متعلق ہے۔ امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اس میں جو لفظ صلاۃ استعمال ہوا ہے۔ اگر اس کا انتساب بندے کی طرف ہو تو اس کا مطلب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم اور بزرگی اور جب اس لفظ کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے گا تو اس کا مطلب ہوتا ہے مغفرت۔ اس طرح اس میں مشاکلہ پایا جاتا ہے لیکن صرف لفظی مشاکلہ ہے معنی کے اعتبار سے دونوں الفاظ دونوں مقامات پر الگ الگ معنی کے لیے ہیں اگر دونوں جگہوں پر یہ تعظیم و تکریم کے معنی میں ہوتا تو لفظ اور معنی دونوں لحاظ سے مشاکلہ ہوتا (۲۹)

مبحث دوم

خوش بویات و عطریات کے لینے اور دینے کے موقع پر درود بھیجنا

علمائے کرام نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت اور آپ کی تکریم و تحریم کے تعلق سے درود کے ایسے نئے کلمات وضع کرنا جائز ہیں جو آپ کی عظمت شان پر دلالت کرتے ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ وسلام کے الفاظ پر مشتمل ہوں، کیوں کہ قرآن مجید کی آیت میں درود کا عمومی حکم دیا گیا ہے اور اس کو کسی خاص کلمے کے ساتھ مخصوص نہیں کیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد بہت سے علمائے سلف سے تمام مخلوقات کے سردار و پیشوا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے لیے کئی طرح کے کلمات معروف و مشہور ہیں۔

علامہ فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے کلمات اور اس کی کیفیات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ درود کی ان کیفیات میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس مسئلے میں کلمات میں کمی اور اضافہ کرنے کی گنجائش موجود ہے، درود بعض الفاظ کے ساتھ محدود و مقید نہیں ہے، اور نہ اس میں وقت کی کوئی قید ہے، لیکن اکمل و افضل اور اعلیٰ درود وہی ہے کہ جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ جب یہ بات آپ نے سمجھ لی تو ضروری ہو جاتا ہے کہ ان کلمات کے ساتھ بہ کثرت درود بھیجیں اور اس پر دوام اختیار کریں، اور بہتر یہ ہے کہ

ان تمام روایات میں جمع و تطبیق سے کام لیا جائے، کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص محبت کی علامت ہے اور جو کسی سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے وہ اس کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہے۔(۳۰)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ وسلم نے علامہ فیروز آبادی کا یہ کلام نقل لیا ہے اور اس کی تائید کی ہے۔(۳۱)

اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے درود کے جو کلمات منقول ہیں ان میں سے چند ایک کا ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

۱۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجو، تمہیں نہیں معلوم کہ یہ درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا ہمیں درود کے کلمات سکھایئے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ان کلمات کے ساتھ درود بھیجا کرو:

اللھم اجعل صلاتک و رحمتک و برکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخیر و رسول الرحمۃ اللھم ابعثہ مقاماً محموداً یغبطہ بہ الاولون والآخرون، اللھم صل علی محمد و علی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی ال ابراھیم انک حمید مجید، اللھم بارک علی محمد و علی امحمد کما بارکت علی ابراھیم و غلے ال ابراھیم انک حمید مجید (۲۳)

اے اللہ! اپنی صلوات رحمتیں اور برکات رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تیرے بندے تیرے رسول نیکی کے امام، اور رحمت والے رسول ہیں اے اللہ! تو انہیں مقام محمود عطا فرما جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے اللہ درود نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بے شک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے اے اللہ! برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو

نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر بے شک تو ستودہ صفات اور بزرگ ہے۔

۲۔سلامہ کندی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی تعلیم ان کلمات کے ساتھ دیا کرتے تھے:

اللهم داحی المدحوات و باری المسموكات و جباز القلوب علی فطرتها شفیتها و سعیدها اجعل شرائف صلواتک و نواحی برکاتک ورافة محبتک علی محمد عبدک و رسولک الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق والمعلن الحق والدامع جیشات الأباطیل کما حمل واضطلع بامرک لطاعتک مستوفزًا فی طاعتک غیر ناکل فی قدم ولا واهن فی عزم داعیا لحرمتک راعیا فی و حیک حافظ لعهدک ماضیا علی نفاذ امرک حتی اوری قبس القابس به هدیت القلوب بعد خطوات الفتن ولاثم واضحات الاعلام منیرات الاسلام فهو امینک المامون و خازن علمک المخزون و شهیدک یوم الدین و بعیثک رحمة و رسولک بالحق رحمة اللهم افسح له مفسحات فی عدلک و اجزه مضعفات الخیر من فضلک له مهنات غیر مكدارت من ثوابک المعلول و جزل عطائک المحلول اللهم (اعل) علی بناء البنائین هاء (بناءه) و اکرم مثوله لدیک و نزله و آتم له نوره و اجزه من ابتغاث له مقبول الشهادة مرضی المقالة و المنطق عدل و حجة و برهان عظیم (۳۳)

اے اللہ! زمین کو کشادہ اور وسیع کرنے والے اے ساتوں آسمانوں کو پیدا کرنے والے اے دلوں کو ان کی فطرت یعنی شقاوت وسعادت پر پیدا کرنے والے اپنے تمام اشرف درود تمام تکریم والی برکتیں اور اپنی بے پناہ شفقت ومحبت محمد صلی اللہ علیہ سلم پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول ہیں تمام انبیاء کے خاتم ہیں تمام بند چیزوں کو کھولنے والے ہیں حق کا اعلان کرنے والے ہیں تیری اطاعت کی خاطر تیرے حکم کو نافذ کرنے میں قوی ہیں تیری بھرپور اطاعت کرنے والے ہیں بزدل اور کم زور

نہیں ہیں اور نہ ہی عزم و ارادہ میں قدم پیچھے ہٹانے والے ہیں تیری حرمت کے داعی ہیں تیری وحی کے محافظ ہیں تیرے وعدوں کا پاس رکھنے والے ہیں اور تیرے احکام کو نافذ کرنے والے ہیں یہاں تک کہ آپ نے شعلہ بھڑکانے والی آگ ٹھنڈی کر دی فتنوں اور گناہوں کے چھا جانے کے بعد انہیں کی وجہ سے دلوں کو ہدایت ملی۔ وہ شعائر اسلام کو واضح کرنے والے ہیں اسلام کو روشن کرنے والے ہیں وہ تیری امانتوں کے امین ہیں اور تیرے مخفی خزانوں کے خازن ہیں۔ قیامت کے دن تیرے گواہ ہیں تیرے رسول برحق ہیں اور سراپا رحمت ہیں اے اللہ! اپنے عدل کو ان کے لیے کشادہ کر دے وہ تیرے ثواب کے مستحق اور تیری بے پناہ عطا کے حق دار ہیں۔ اے اللہ! اپنے ہاں ان کے مقام و مرتبے کو بلند فرما ان کی روشنی کو مکمل فرما ان کی گواہی کو شرف قبولیت عطا فرما ان کی باتوں کو پسند فرما کیوں کہ وہ عدل و انصاف کے ساتھ بات کرنے والے ہیں وہ حجت ہیں اور وہ تیری بڑی نشانی ہیں۔

۳۔ بنو ہاشم کے ایک غلام ثوبر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا بتائیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کیسے بھیجیں، انہوں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کلمات کے ساتھ درود بھیجو۔

اللھم اجعل صلاتک و برکاتک علی سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین عبدک و رسولک امام الخیر و قائد الخبر اللھم ابعثه مقاما محمودا یغبطه به الا ولون والآخرون اللھم صلِّ علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم انک حمید مجید (۳۴)

اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں مسلمانوں کے سردار متقین کے امام اور نبیوں کے خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما جو تیرے بندے تیرے رسول اور نیکی کے امام ہیں۔ اے اللہ تو انہیں مقام محمود عطا فرما جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے اے اللہ درود نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جنت کے درجہ وسیلے پر آپ کو فائز فرما اے اللہ! اپنے منتخب بندوں میں ان کی محبت، اپنے مقربین میں ان کی مودت اور اعلیٰ مقام کے حاملین میں ان کے گھر کا ذکر پیدا فرما دے ان پر اپنی سلامتی رحمتیں اور برکتیں

نازل فرما، اے اللہ! درود نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر تو ستودہ صفات اور بزرگ و برتر ہے۔

خوش بویات وعطریات وغیرہ کا تحفہ لیتے اور دیتے وقت جن کلمات کے ساتھ درود بھیجنا چاہیے ان کے چند نمونہ جات یہاں درج کیے جارہے ہیں۔

الف: اللهم صل علی سیدنا محمد الطاهر المطهر و علی اله و صحبه و سلم(۳۵)

ب: اللهم صل علی سیدنا محمد الطیب الطاهر المطیب و علی اله و صحبه وسلم(۳۶)

ج: اللهم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی آل محمد الذی قرنت البرکة بذاته و محیاه و تعطرت العوالم ذکره و ریاه (۳۷)

د: اللهم صل و سلم علی سیدنا محمد أحب الأحباب الذی ذکره بنور الالباب وماذکرناه فی مجلس الاوطاب (۳۸)

ر: اللهم صل و سلم علی سیدنا محمد الطیب الذی طابت الدنیا و مافیها بطیب وجوده فطابت الاسماع والقلوب بما منح و یمنح من عظم فضله وجوده و علی آله و صحبه و سلم (۳۹)

س: اللهم صل علی سیدنا محمد الطیب المطیب الحبیب المصطفی المقرب المقرب و علی اله و صحبه صلاة تنیلنا بها کل مقصد و مطلب (۴۰)

ص: اللهم صل و سلم علی سیدنا محمد من تطییت القلوب بذکره و تعطرت الأفواه بالصلاة علیه و علی اله و صحبه الطیبین الطاهرین

ط: اللهم صل علی نبیک الطیب المبارک المکین عندک و علی آله و و صحبه و سلم

ع: اللهم صل علی سیدنا محمد عبدک الطیب والحبیب والمحب و علی اله و صحبه و سلم

ف: اللهم صل علی سیدنا محمد من طابت و طابت مدینته بهجرته و علی اله و صحبه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وتعریف میں اشعار اور خوش بو کا تذکرہ خوش بو کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشعار میں تذکرہ، اشعار کو بھی مزین و معطر کر دیتا ہے اور بڑے اجمال سے بڑی سے بڑی بات اس میں سمو جاتی ہے ایک شاعر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایک خوب صورت شعر کہا ہے:

فلئن مدحت محمد بقصیدتی
فلقد مدحت قصیدتی بمحمد

اگر میں نے اپنے قصیدے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہے تو یہ سمجھو کہ درحقیقت میں نے اپنے قصیدے کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کر کے قابل تعریف اور خوب صورت بنایا ہے۔

اب ذیل میں چند ایسے اشعار پیش خدمت ہیں کہ ان اشعار میں خوش بو، عطر و مشک کا ذکر ہے یہاں اس کو اس لیے ذکر کیا جا رہا ہے کہ یہ لطیف مبحث معطر ہو جائے اور یہ اشعار بھی مزین ہو جائیں۔

ایسے اشعار تو بے شمار ہیں لیکن بہ طور نمونہ چند یہاں درج کیا جاتے ہیں:

لطیبة عرج ان بین قبابها
حبیبا لا دواء القلوب طبیب
اذا لم تطب فی طیبة عند طیب
به طابت الدنیا فاین نطیب

حبیب کی قبا سے جو خوش بو پھیل رہی ہے وہ دلوں کی بیماریوں کے لیے ایک بہترین معالج ہے جن کی ذات گرامی کی خوش بو سے دنیا مہک رہی ہے اگر ان کے ذکر کے وقت ہم خوش بو نہیں لگائیں گے تو کب لگائیں گے:

اذا طیب الناس المجالس بینهم
مداماً و ریحاناً فذکرک طیبنا
ولو کانت الدنیا نصیباً لاهلها
محبک من کل الامانی نصیبنا

و ان کان حب الخلق بعضا لبعضھم
فانت من الخلق الجمیع حبیبنا

جب لوگ اپنی مجلسوں کو خوش بوؤں میں ہمیشہ بسائے رکھیں تو آپ کا ذکر ہی ہماری خوش بو ہے اگر دنیا اہل دنیا کے لیے ان کا نصیب ہے تو دوسری تمام آرزوؤں سے ہٹ کر آپ کی محبت ہی ہمارا نصیب ہے اگر مخلوق کی محبت ہم ایک دوسرے تک محدود ہے تو ساری مخلوق میں ہمارے حبیب ہیں۔

تعطر الأنفاس ما ذکرت
اخبارہ فی المجلس عطر
سبحان باریہ و خالقہ
نورًا تصور جمل الصور
المسک منحدر ببردتہ
والوجہ منہ طلعۃ القمر
یا صادقا فیما یخبرنا
بشھادۃ الاسماع والنظر
سبحان من أنشاک من بشر
یا سیدا للخلق و البشر
القول تتبعہ شواھدہ
والخیر مقرون مع الخیر
انت النبی بلامدافعۃ
والمصطفی من خیرۃ البدر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کا ذکر کیا ہوا کہ ہماری سانسیں معطر ہو گئیں اور ساری مجلس مہک اٹھی پاک ہے وہ ذات جس نے ایک ایسے نور کی تخلیق فرمائی جو تصور سے کہیں زیادہ حسین ہے ان کی پاک ردا سے مشک کی خوش بو آ رہی ہے اور ان کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن ہے سماعتوں اور بصیرتوں کی گواہی یہ ہے کہ آپ جو کچھ خبر دیتے

ہیں آپ ان میں سچے ہیں پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آپ کو بشریت کا لبادہ عطا فرمایا آپ ساری مخلوقات اور تمام انسانوں کے آقا اور سردار ہیں۔ آپ کے ارشادات کا شہادتین تعاقب کرتی ہیں اور سچ یہ ہے کہ خیر خیر کا ہی ساتھی ہوتا ہے اور بغیر کسی شک اور تردد کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے منتخب کردہ ہیں اور چودھویں کے چاند سے بہتر ہیں

صلی الالٰہ و من یحف بعرشه
والطیبون علی المبارک احمد
فما حملت من ناقة فوق رحلها
أبر واوفی ذمه من محمد
ولا طلعت شمس النهار علی امری
تقی نقی کالنبی محمد
ولا لاحت الجوزاء شرقا مغربا
بأطیب من طیب النبی محمد

صاحب برکت احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ رحمت بھیجتا ہے ساکنین عرش دعائے مغفرت کرتے ہیں اور تمام پاکیزہ حضرات درود بھیجتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نیک اور متقی انسان آج تک کسی اونٹنی نے اپنی پشت پر نہیں بٹھایا ہوگا دن کا سورج نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ متقی اور صاف ستھرے انسان پر کبھی طلوع نہیں ہوا ہوگا آسمان کے جوزاء براج نے مشرق و مغرب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوش بو سے بہتر خوش بو نہیں سونگھی ہوگی

صلو علی المسک الفتیق الطیب
صلوا علی النور المعین الاعذب
صلوا علی نورر ثوی فی یثرب
صلوا علیه بمشرق و مغرب

درود بھیجو اس مشک پر جس سے بے پناہ خوش بو پھیل رہی ہے اور درود بھیجو اس گلاب پر

جو معین اور شیریں گفتار ہے درود بھیجو اس نور پر جو یثرت سے ظاہر ہوا ہے اور درود بھیجو مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی

صلوا علی طیب یفوح و یمکث
صلوا علی من عهده لا ینکث
صلو علی من بالهدی یتحدث
عنه الحقائق والمعارف تورث

درود بھیجو اس خوش بو پر جو چاروں طرف بکھر رہی ہے اور ایک جگہ ٹھہری بھی رہتی ہے درود بھیجو اس ذات گرامی پر جو ہدایت کی باتیں کرتی ہے جس سے حقائق و معارف ایک دوسرے کو وراثت میں منتقل ہو رہے ہیں۔

صلوا علی المسک الفتیق العاطر
صلوا علی و بل العلوم الماطر
و تنعموا بصلاتکم تنعیما
صلوا علیه و سلموا تسلیما

درود بھیجو اس مشک پر جس کی خوش بو پھوٹ رہی ہے درود بھیجو اس بحر علم پر جو چاروں طرف پانی برساتا ہے اپنے درود سے نعمتیں حاصل کرو اور ان پر خوب درود و سلام بھیجو

صلوا علی المسلک الذکی البالغ
صلوا علی الورد المعین السائغ
للوارد به غذا تسنیما
صلوا علیه وسلموا تسلیما

درود بھیجو اس پاکیزہ مشک پر جس کی خوش بو اپنی آخری حد کو پہنچی ہوئی ہے، اور درود بھیجو اس گلاب پر جو معین اور شیریں گفتار ہیں، جن سے آنے والے کل یعنی قیامت میں حوض کوثر پر ہم ملیں گے۔ ان پر کثرت سے درود و سلام بھیجو۔

خاتمہ

تمام حمد وشکر اس اللہ کے لیے ہے جس نے یہ مختصر بحث لکھنے کی توفیق عطا کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے سے متعلق جس قدر کتب تصنیف کی گئی ہیں، میرے علم کی حد تک مجھے بہ طور خاص اس موضوع پر کوئی ایسی کتاب نہیں ملی، اس بحث سے جن نتائج تک میں پہنچا ہوں، وہ یہ ہیں:

۱۔ اتباع کے لحاظ سے عبادات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

عبادت کی ایک قسم وہ ہے جس کے لیے شارع حکم کی طرف سے کس نص کی ضرورت ہے، اگر شارع علیہ السلام نے اس عبادت کے لیے کوئی خاص ذکر کیا ہے، اور کوئی وقت مختص کیا ہے، اور اس کے لیے کوئی خاص حیثیت متعین کی ہے تو جو کچھ شارع علیہ السلام کی طرف سے منقول ہے اس پر توقف کرنا ضروری ہے۔ یہی اصل ہے، اسی کا حکم ہے اور اتباع کا تقاضا بھی یہی ہے۔ مقررہ حد و تعداد سے آگے بڑھنا بدعت ہے جو مخالفت کی نوعیت کے لحاظ سے کبھی حرام اور کبھی مکروہ کے دائرے میں آئے گا۔

عبادات کی دوسری قسم وہ ہے جس کے لیے شارع علیہ السلام نے کوئی وقت متعین نہیں کیا ہے، اور نہ ہی کوئی ایسی حیثیت مقرر کی ہے کہ اس سے ہٹ کر کوئی نیا طریقہ اختیار نہیں کیا جاسکتا، بل کہ کتاب وسنت میں شارع کی طرف سے اس کے لیے عمومی حکم آیا ہے، اس نوعیت کی عبادات میں کوئی اشکال نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی نیا طریقہ بدعت وضلالت کے ذیل میں آتا ہے۔

جیسے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنا اللہ کا ذکر کرنا، یہ عبادات کسی وقت بھی انجام دی جاسکتی ہیں، کیوں کہ ان کے لیے کوئی ممانعت نہیں۔ اسی ذیل میں لوگوں کو خوش بو یا عطریات پیش کرتے وقت درود بھیجنے کا مسئلہ بھی آتا ہے، جب کہ مجالس ومحافل میں عمومی طور پر درود بھیجنے کا حکم احادیث میں دیا گیا ہے۔

اسلامی شریعت نے ہمارے لیے یہ بھی مستحب قرار دیا ہے کہ ہم اپنی زندگی کو ذکر الٰہی سے بار آور بنائیں، ذکر الٰہی کا یہ سلسلہ ہر وقت جاری رہنا چاہیے، خاص طور پر ہماری ان مجالس میں جو ہمارا معمول بن چکی ہیں۔ ذکر الٰہی ہی میں سے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنا بھی ہے، ہم نبیٔ

کریم ﷺ پر درود وسلام بھیج کر رحمتِ الٰہی کے حق دار بنیں، ورنہ ہماری یہ مجالس ومحافل دنیا وآخرت میں ہمارے لیے حسرت وندامت کا باعث بن کر رہ جائیں گی۔

عربی زبان کی فصاحت وبلاغت کے لیے قرآن مجید ہی اصل ہے، اس کے الفاظ معجزہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم اس کی بلاغت میں مشاکلہ بھی پاتے ہیں اور مشاکلہ یہ ہے کہ کسی چیز کا ذکر دوسرے ایسے لفظ سے کیا جائے جو اس کے ساتھ ہی رہتا ہے قرآن مجید میں اس سلسلے میں ہمیں کئی ایسی مثالیں ملتی ہیں اس میں حقیقی اور تقدیری دونوں اقسام کا مشاکلہ موجود ہے، لہٰذا حیرت وتعجب کی بات نہیں ہوگی اگر اہل اسلام قرآن مجید کے اس بدیع اسلوب کا استعمال کریں۔ یہ ایک لطیف ذوق ہے اور نہایت بلند احساس ہے یہی وجہ ہے کہ ہم اہل ذوق کے ہاں یہ روایت دیکھتے ہیں کہ جب ان کو خوش بو اور عطریات کا تحفہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ خوش بوؤں والے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

۴۔ خوش بو اور عطر کا ہدیہ قبول کرتے وقت اور دیتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا شرعی دلائل سے جائز ہے اس سے کسی عبادت کی تحدید توقیت اور ہیئت میں تبدیلی واقع نہیں ہوتی ہے بل کہ محبت اور اتباع کے پاکیزہ جذبے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے کی کسی نیت سے ہم اس کو مستحب قرار دے سکتے ہیں، اس عمل کو بدعت کہنا دین اسلام کی روح اس کے نصوص کی وسعت اور عظیم مقاصد کے منافی ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ ہمارے آقا ہمارے حبیب ہمارے آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی برکت سے اسے شرف وقبولیت عطا کر اور مجھے اس کے اجر وثواب سے نوازے یہ موضوع نہایت اہم ہے اس کا تعلق ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسے ہے آپ کا مقام ومرتبہ آپ کے رب کی نظر میں بہت بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر اور تمام مسلمانوں پر اپنے لطف وکرم کا سایہ دراز رکھے، کمی کوتاہی اور گم راہی سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہمارا خاتمہ احسن فرمائے، اسی طرح سے کہ وہ ہم سے راضی ہوجائے۔ (آمین)

والحمدللہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و الہ و صحبه و من سار علی دربه الی یوم الدین

حوالے

۱۔ دیلمی۔مسند الفردوس: حدیث ۵۲۸
۲۔ ترمذی۔الجامع السنن: حدیث ۸۳۶
۳۔ بخاری۔القول البدیع فی الصلوۃ علی البدیع الشفیع: ص ۶۷
۴۔ علامہ مناوی۔فیض القدیر: ج ۵ ص ۴۱۰
۵۔ الاحزاب: ۵۶
۶۔ مسلم۔الصحیح: ۴۰۸
۷۔ ابن الملقن الانصاری الأندلسی۔حدائق الاولیا: ج ۱ ص ۲۳
۸۔ النور: ۳
۹۔ حاشیۃ العطار علی جمع الجوامع ج ۱ ص ۵۱۵
۱۰۔ البحر المحیط فی اصول الفقہ ج ۴ ص ۱۹۹
۱۱۔ مسلم: حدیث ۴۰۸
۱۲۔ اتقان الصنعۃ فی تحقیق معنی البدعۃ: ص ۲۳
۱۳۔ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ: ج ۹ ص ۸۷
۱۴۔ شرح السیوطی۔سنن النسائی: حدیث ۳۹۳۹
۱۵۔ حمیدی۔المسند: ۳۳۷۔بخاری: ۴، ۹۰، ۸/۸)
۱۶۔ مسند ابو یعلی
۱۷۔ بیہقی۔دلائل النبوۃ: ج ۶، ص ۶۹
۱۸۔ بخاری (۸/۷۸)
۱۹۔ المواہب اللدنیۃ: ج ۲ ص ۸۹
۲۰۔ المواہب اللدنیۃ: ج ۵ ص ۵۳۵
۲۱۔ المواہب اللدنیۃ: ج ۱، ص ۴۶۲
۲۲۔ الخرائطی۔مکارم الاخلاق: ص ۲۴۵
۲۳۔ قزوینی۔الایضاح فی علوم البلاغۃ: ص ۳۲۷

۳۴۔ الشوریٰ: ۴۰
۳۵۔ البقرہ: ۱۹۴
۳۶۔ نور الایضاح و شواہد الابکار حاشیۃ السیوطی علی البیضاوی: ج ۲ ص ۱۴۸
۳۷۔ ابن حجۃ الحموی۔ خزانۃ الادب و غایۃ الارب: ج ۲ ص ۲۵۳
۳۸۔ مسند ابویعلیٰ: جلد ۲ ص ۳۵۲
۳۹۔ شرح المشکوۃ: ج ۳ ص ۱۰۳۳
۳۰۔ الصلاۃ و البشر فی الصلاۃ علی خیر البشر: ص ۱۲۲
۳۱۔ القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع: ص ۲۷
۳۲۔ ابن ماجہ۔ السنن: ۹۰۲
۳۳۔ ابن جریر الطبری۔ تہذیب الآثار (الجزء المفقود): جلد ص ۲۲۱
۳۴۔ ابن الاسحاق الازدی۔ فضل الصلاۃ علی النبی: ص ۲۲
۳۵۔ جزولی۔ دلائل الخیرات: ص ۳۱۸
۳۶۔ دلائل الخیرات: ص ۳۱۸
۳۷۔ دلائل الخیرات: ص ۳۸۳
۳۸۔ علی بن محمد الحبشی۔ مجمع اللطائف العرشیۃ فی الصلوات الحبشیۃ علی یتیمۃ عقد الجواہر القرشیۃ سیر: ص ۱۱۶
۳۹۔ مختار بن احمد الکنتی۔ نفع الطیب فی الصلاۃ علی النبی الحبیب: ص ۳۱
۴۰۔ علامہ زین بن محمد سمیط۔ النجم الزاہدۃ لسالک طریق الآخرۃ: ص ۱۹۱